تاریخ پاکستان
MCQ's

سوال: درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ ذوالفقار علی بھٹو ملک کے پہلے سویلین مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کب بنے۔

(الف) 16 دسمبر 1971ء　　(ب) 20 دسمبر 1971ء

(ج) 22 دسمبر 1971ء　　(د) 23 دسمبر 1971ء

۲۔ صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کب کیا گیا؟

(الف) 2 جنوری 1972ء　　(ب) 12 جنوری 1972ء

(ج) 16 جنوری 1972ء　　(د) 20 جنوری 1972

۳۔ ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں مارشل لاء کب ختم کیا گیا؟

(الف) فروری 1972ء　　(ب) مارچ 1972ء

(ج) اپریل 1972ء　　(د) اگست 1972

۴۔ 1973ء کے آئین کی تیاری کے لیے کتنی ارکان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی؟

(الف) 15　　(ب) 20　　(ج) 22　　(د) 25

۵۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد ضیاء الحق نے کتنے دن کے اندر انتخابات کرانے کا وعدہ کیا؟

(الف) 80　　(ب) 90　　(ج) 95　　(د) 120

۶۔ جنرل ضیاء الحق نے صدر پاکستان کا عہدہ کب سنبھالا؟

(الف) جولائی 1977ء　　(ب) مارچ 1978ء

(ج) جولائی 1978ء　　(د) ستمبر 1978ء

۷۔ 20 جون 1980ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق نے کون سا آرڈیننس نافذ کیا؟

(الف) لیبر اصلاحات (ب) اسلامی حدود و تعزیرات

(ج) زکوٰۃ و عشر (د) زکوٰۃ فاؤنڈیشن

۸۔ پانچ نکاتی پروگرام کا اعلان کس وزیر اعظم نے کیا تھا؟

(الف) بینظیر بھٹو (ب) محمد خان جونیجو

(ج) نواز شریف (د) غلام مصطفیٰ جتوئی

۹۔ وزیر اعظم بینظیر بھٹو نے قومی اسمبلی سے اعتماد کا ووٹ کب لیا تھا؟

(الف) 2 دسمبر 1988ء (ب) 8 دسمبر 1988ء

(ج) 10 دسمبر 1988ء (د) 12 دسمبر 1988ء

۱۰۔ پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کس نے کیا؟

(الف) وزیر اعظم محمد خان جونیجو (ب) وزیر اعظم بینظیر بھٹو

(ج) وزیر اعظم نواز شریف (د) صدر غلام اسحاق خان

۱۱۔ میاں محمد نواز شریف پہلی مرتبہ وزیر اعظم کب نامزد ہوئے؟

(الف) 6 نومبر 1990ء (ب) 6 دسمبر 1990ء

(ج) 6 جنوری 1991ء (د) 6 فروری 1992ء

۱۲۔ قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا آغاز کس نے کیا؟

(الف) بینظیر بھٹو (ب) نواز شریف

(ج) معراج خالد (د) فاروق لغاری

۱۳۔ 28 مئی 1998ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں کیوں اہم ہے؟

(الف) نواز شریف برسر اقتدار آئے (ب) مارشل لاء نافذ ہوا

(ج) خود روزگار سکیم کا آغاز ہوا (د) پاکستان ایٹمی طاقت بنا

۱۴۔ ذوالفقار علی بھٹو نے کب ریاستوں کے نوابوں کا جیب خرچ اور مراعات ختم کر دیا؟

(الف) 1971ء (ب) 1972ء (ج) 1973ء (د) 1974ء

۱۵۔ کس کے دور حکومت میں پہلی مرتبہ مزدوروں کے لیے قانون سازی کی گئی؟

(الف) ایوب خان (ب) ذوالفقار علی بھٹو

(ج) نواز شریف (د) جنرل ضیاء الحق

۱۶۔ 1973ء کا آئین کتنے دفعات پر مشتمل ہے؟

(الف) 260 (ب) 270 (ج) 280 (د) 290

۱۷۔ لاہور ہائی کورٹ نے کب ذوالفقار علی بھٹو کے موت کا حکم سنایا؟

(الف) فروری 1975ء (ب) اپریل 1976ء

(ج) فروری 1977ء (د) مارچ 1978ء

۱۸۔ جنرل ضیاء الحق نے کب مجلس شوریٰ کے قیام کا اعلان کیا؟

(الف) دسمبر 1981ء (ب) دسمبر 1982ء

(ج) دسمبر 1983ء (د) دسمبر 1984ء

۱۹۔ سویت یونین کی فوج کب افغانستان میں داخل ہو گئی۔

(الف) 1978ء (ب) 1979ء (ج) 1980ء (د) 1981ء

۲۰۔ روس اور افغانستان کے جنگ میں کتنے افغان مہاجرین پاکستان آئے؟

(الف) 23 لاکھ (ب) 34 لاکھ (ج) 35 لاکھ (د) 36 لاکھ

۲۱۔ جنرل ضیاء الحق کا طیارہ کب بہاولپور سے پرواز کے بعد حادثے کا شکار ہوا؟

(الف) 14 اگست 1988ء (ب) 15 اگست 1988ء

(ج) 16 اگست 1988ء　　(د) **17 اگست 1988ء**

۲۲۔ پاکستان نے غوری میزائل کا تجربہ کب کیا؟

(الف) 6 اپریل 1998ء　　(ب) 7 اپریل 1998ء

(ج) 8 اپریل 1998ء　　(د) 9 اپریل 1998ء

۲۳۔ جنرل پرویز مشرف نے کب لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا؟

(الف) 21 اگست 2002ء　　(ب) 22 اگست 2002ء

(ج) 23 اگست 2002ء　　(د) 24 اگست 2002ء

مختصر سوالات

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

سوال 1: صنعتوں کے قومیانے کا اعلان کب ہوا اور کون کون سی صنعتیں قومیائی گئیں؟

جواب: 1972ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا جن میں فولاد اور لوہے کی صنعت بھاری انجینئرنگ کی صنعت، دھاتوں کی بنیادی صنعت، موٹر گاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزوں کو جوڑنے کے پلانٹ، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت، گیس اور تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل تھے۔

سوال 2: وفاقی شرعی عدالتوں کا قیام کب ہوا؟

جواب: اسلامی نظام کے نفاذ کی رفتار کو تیز کرنے کے لیے 1973ء کے آئین میں ترمیم کی گئی جس کے ذریعے ہر ہائی کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک شریعت بینچ اور سپریم کورٹ میں تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کیا گیا۔ اس عدالت کو بجا طور پر اختیارات حاصل تھے کہ وہ کسی بھی قانون کو جو اسلامی حوالے سے درست نہ ہو یکسر ختم کر دے۔ شریعت بینچوں کا فیصلہ

صدر مملکت سمیت ہر ایک کے لیے ماننا لازم قرار دیا گیا البتہ سپریم کورٹ کے اپیلٹ شریعت بینچ کے فیصلے کے خلاف حکومت اپیل کر سکتی تھی۔

سوال 3: وفاقی محتسب سے کیا مراد ہے؟

جواب: جنرل محمد ضیاء الحق نے انصاف، قانون کی بالادستی اور مساوات قائم کرنے کے لیے جون 1981ء میں وفاقی محتسب کا ادارہ قائم کیا۔ یہ ادارہ غیر جانبدار اور غیر سیاسی ہے۔ اس عہدے کی میعاد چار سال ہے۔ کوئی شہری اگر کسی سرکاری محکمے یا کسی افسر کے فیصلے، حکم یا کارروائی کے سبب متاثر ہوا ہو تو وہ سادہ کاغذ پر اپنی شکایات لکھ کر وفاقی محتسب کو ڈاک کے ذریعے بھیج کر ایسے عناصر کے خلاف کارروائی کے لیے درخواست کر سکتا ہے۔

سوال 4: جینوا مذاکرات پر نوٹ لکھیں؟

جواب: سویت یونین کی فوج جب بری طرح افغانستان میں ناکام ہو گئی تو روس کے نئے صدر میخائیل گورباچوف نے افغانستان کے مسئلے پر لچکدار رویہ اختیار کیا۔ پچاس ہزار روس فوج اور بے پناہ مالی نقصان کے بعد بالآخر روس اس مسئلے سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ اس طرح دسمبر 1987ء میں اقوام متحدہ کے ذریعے اس مسئلے کے حل پر اتفاق کیا گیا اور مذاکرات کامیاب ہو گئے جن کو تاریخ میں جینوا مذاکرات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح 15 مئی 1988ء سے روسی افواج کی واپسی شروع ہو گئی۔

سوال 5: وزیر اعظم محمد خان جونیجو کا پانچ نکاتی پروگرام بیان کریں؟

جواب: وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے 31 دسمبر 1985ء کو اپنے پانچ نکاتی منشور کا اعلان کیا۔ یہ پروگرام چار برسوں پر مشتمل تھا۔ اس پروگرام کے اہم نکات درج ذیل تھے۔

ا۔ نظریہ پاکستان کی بنیاد پر ایک مستحکم اسلامی جمہوری نظام کا قیام۔

۲۔ بے روزگاری کے خاتمے اور عوام کی خوشحالی کو یقینی بنانے کے لیے منصفانہ معاشی نظام

کا قیام۔

۳۔ ملک سے ناخواندگی دور کر کے قوم کو جدید سائنسی دور کے لیے تیار کرنا۔

۴۔ بدعنوانی، رشوت اور ناانصافی ختم کر کے عوام کو انصاف اور معاشرتی تحفظ فراہم کرنا۔

۵۔ مضبوط دفاع اور غیر وابستہ متوازن خارجہ پالیسی کے ذریعے ملکی استحکام، قومی سلامتی اور خود مختاری کا تحفظ کرنا۔

سوال 6: مقامی حکومتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: جنرل پرویز مشرف نے اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کے لیے اور عوام کی شرکت کو مؤثر بنانے کے لیے 23 مارچ 2000ء کو مقامی حکومتوں کا اعلان کیا۔ ان حکومتوں کے انتخابات مرحلہ وار اور جامع منصوبہ بندی کے تحت تھے۔ جنرل پرویز مشرف نے 14 اگست 2000ء کو مقامی حکومت کے تین درجاتی نظام کا اعلان کیا۔ جو یونین کونسل، تحصیل / ٹاؤن کونسل پر مشتمل تھا۔ مقامی حکومت کے تمام قوانین یکساں طور پر دیہی اور شہری علاقوں میں نافذ کیے گئے تاکہ دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان فرق کو ختم کیا جاسکے۔ مقامی کونسلوں میں مزدوروں، عورتوں، کسانوں اور اقلیتوں کو نمائندگی دی گئی۔

سوال 7: لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء پر نوٹ لکھیں؟

جواب: جون 2005ء میں نئے بلدیاتی و ضلعی نظام نے جب اپنی میعاد پوری کر لی تو اس نظام میں بہتری کی غرض سے نئے بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلی کی مشاورت سے اس میں ترامیم کی گئیں۔ جس کے بعد نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء جاری کیا گیا۔ اس آرڈیننس کے تحت یونین کونسل کے اراکین اور کونسلروں کی تعداد 21 سے 13 کر دی گئی۔

تفصیلی سوالات

سوال 1: ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے اصلاحات پر مفصل نوٹ لکھیں؟

جواب: ذوالفقار علی بھٹو نے جب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی حیثیت سے اقتدار سنبھالا تو ان کی یہ کوشش تھی کہ وہ اپنے وسیع اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اپنے منشور کی روشنی میں اصلاحات نافذ کریں۔ جب وہ وزیر اعظم بن گئے تو انہوں نے درج ذیل اصلاحات نافذ کیں۔

ا۔ معاشی اصلاحات: ذوالفقار علی بھٹو نے پیپلز پارٹی کے منشور کے مطابق معاشی اصلاحات نافذ کیے۔ عوام کی اشیاء ضرورت کی قیمتوں میں رعایت دی۔ کاشتکاروں کو کھاد، بیج اور ٹریکٹر رعایتی نرخوں پر فراہم کیے۔ کاشتکاروں سے فصل خریدنے پر امدادی قیمت دی گئی۔ ملازمین کی تنخواہوں اور مراعات پر نظر ثانی کی۔ ملازمین کے بے شمار سکیلوں میں یکسانیت پیدا کر کے 22 سکیل کر دیئے گئے۔ ملازمین کو قرضے کی سہولت فراہم کی گئی۔ پنشن کی شرح میں اضافہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بچوں کی فیس ملازمین کو معاف کر دی اور تفریحی سہولتوں میں اضافہ کیا۔ بیوہ عورتوں کے لیے پنشن کی سہولت فراہم کر دی۔

۲۔ لیبر اصلاحات: ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت میں پہلی مرتبہ مزدوروں کے لیے قانون سازی کی گئی۔ مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے مراعات میں اضافہ کیا گیا۔ اُن کو میڈیکل کی سہولت دی گئی۔ مزدوروں کے لیے بونس کی ادائیگی لازمی قرار دی گئی۔ مزدور تحریک اور ٹریڈ یونین کے نظام کو بھی زیادہ تحفظ دیا گیا۔ بڑھاپے میں اُن کے لیے پنشن اور بیمہ کی سہولت فراہم کر دی گئی۔

۳۔ صنعتیں: 1972ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعے بعض صنعتوں کو قومی ملکیت میں لینے کا اعلان کیا گیا جن میں فولاد اور لوہے کی صنعت، بھاری انجینئرنگ کی صنعت، دھاتوں کی بنیادی صنعت، موٹر گاڑیوں اور ٹریکٹر کے پرزوں کو جوڑنے کے پلانٹ، بجلی کا سامان بنانے کی صنعت،

گیس اور تیل صاف کرنے کے کارخانے شامل تھے۔ اس پالیسی سے غیر ملکی سرمایہ کو تحفظ دیا گیا۔

۴۔ **بیمہ زندگی اور بینک:** بیمہ کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لیا گیا اور 1972ء میں سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن قائم کر دی گئی۔ 19 مئی 1972ء کو ایک صدارتی حکم کے ذریعے تمام بینک قومیائے گئیں۔ اور ان کا کنٹرول سٹیٹ بینک آف پاکستان کے حوالے کیا گیا۔

۵۔ **تعلیمی اصلاحات:** بھٹو حکومت نے تعلیمی اداروں کو قومیا لیا۔ جو سکول قومیائے گئے تھے ان میں تعلیم مفت کر دی گئی۔ تاہم یہ پالیسی مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ کچھ اعلیٰ تعلیمی ادارے اس پالیسی سے مستثنیٰ تھے جس کی وجہ سے طبقاتی فرق وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔

۶۔ **زرعی اصلاحات:** یکم مارچ 1972ء کو بھٹو نے زرعی اصلاحات کیں۔

۱) حد ملکیت 500 ایکڑ نہری اور 1000 ایکڑ بارانی سے کم کر کے 150 ایکڑ نہری اور 300 ایکڑ بارانی مقرر کی گئی۔

۲) زائد زمین مزارعین میں تقسیم کی۔

۳) مزارعین کی بے دخلی پر پابندی لگا دی گئی۔

۴) مزارعین کو زمین کی فروخت کی صورت میں حق شفعہ دے دیا گیا۔

۵) بیج مہیا کرنا لگان اور آبیانہ کی ادائیگی مالکان کے ذمہ قرار پائی۔

سوال 2: 1973ء کے آئین کے اہم نکات کیا ہیں؟

جواب: 1973ء کے آئین کی اہم دفعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ **وفاقی آئین:** 1973ء کا آئین وفاقی ہے جس کی رو سے ملک چار صوبوں، وفاقی دارالحکومت اسلام آباد، قبائلی علاقہ جات اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔

۲۔ **تحریری آئین:** 1973ء کے آئین کے کل 280 دفعات ہے اور سرکاری طور پر تحریری شکل میں موجود ہے۔

۳۔ پارلیمانی: یہ آئین پارلیمانی ہے۔ وزیر اعظم اور کابینہ پارلیمنٹ سے لیے جاتے ہیں۔ اور اختیارات اُن ہی کے پاس ہوتے ہیں۔

۴۔ دو ایوانی مقننہ: مرکزی مقننہ دو ایوانوں پر مشتمل ہے۔ ایوان زیریں کو قومی اسمبلی اور ایوان بالا کو سینٹ کہتے ہیں۔

۵۔ بنیادی حقوق: 1973ء کے آئین میں عوام کو بنیادی حقوق دیئے گئے ہیں۔ مقننہ کو ایسی قانون سازی کا اختیار حاصل نہیں جو بنیادی حقوق کے خلاف ہو۔

۶۔ ترمیم کا طریقہ کار: آئین میں ترمیم کے لیے دونوں ایوانوں میں دو تہائی اکثریت سے منظوری لینا لازمی ہے۔

۷۔ آزاد عدلیہ: 1973ء کے آئین کے مطابق عدلیہ آزاد ہے اس آئین میں ججوں کی تقرری اور برطرفی کے لیے طریقہ کار موجود ہے۔ ملک کی سب سے بڑی عدالت سپریم کورٹ ہے جبکہ ہر صوبے اور وفاق میں ہائی کورٹس ہیں۔

۸۔ بلاواسطہ انتخابات: اس آئین کے تحت قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے ہر پانچ سال بعد عام انتخابات منعقد کیے جاتے ہیں۔ یہ انتخابات بلاواسطہ ہوتے ہیں۔

۹۔ قومی زبان: اس آئین کی رو سے قومی زبان اردو ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں کی ترویج اور ترقی کی ضمانت دی گئی ہے۔

سوال 3: نفاذ اسلام کے لیے جنرل ضیاء الحق کی کوششیں تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: جنرل ضیاء الحق نے ملک کی باگ دوڑ سنبھالنے کے فوراً بعد 10 فروری 1979ء کو ملک میں اسلامی حدود و تعزیرات کے نفاذ کا اعلان کیا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱) زکوٰۃ و عشر: جنرل ضیاء الحق نے 20 جون 1980ء کو زکوٰۃ و عشر آرڈیننس نافذ کیا۔ اس کی

روسے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بینکوں میں جمع شدہ رقوم پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ کاٹ سکتی ہے۔

۲) زکوٰۃ فاؤنڈیشن: وفاقی حکومت نے فروری 1982ء میں نیشنل زکوٰۃ فاؤنڈیشن قائم کی۔ اس ادارے کے قیام کا مقصد مستحقین زکوٰۃ کی تربیت ہے۔ تاکہ وہ ہمیشہ زکوٰۃ پر انحصار نہ کریں۔ ابتدائی طور پر اس کے لیے 10 کروڑ روپے مختص کیے گئے۔

۳) وفاقی شرعی عدالت: اسلامی نظام کے نفاذ کو تیز کرنے کے لیے آئین میں ترمیم کی گئی اور تین ججوں پر مشتمل ایک اپیلٹ شریعت بینچ قائم کیا گیا اس عدالت کو اختیار دیا گیا کہ وہ کسی بھی قانون کو جو اسلامی حوالے سے درست نہ ہو یکسر ختم کر دیں۔ اس عدالت کا فیصلہ صدر مملکت سمیت ہر ایک کے لیے لازمی قرار دیا گیا۔

۴) خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کی سزا: حکومت نے آئین کی دفعہ 298 میں ترمیم کر دی جس کے تحت خلفائے راشدین، اہل بیت اور صحابہ کرامؓ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کو تین سال قید بامشقت یا جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

۵) مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کی لازمی تعلیم: وفاقی حکومت نے تعلیمی اداروں میں بی۔ اے اور بی ایس سی کی سطح تک اور تمام پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں میں مطالعہ پاکستان اور اسلامیات کے مضامین کو لازمی قرار دیا۔ البتہ غیر مسلموں کے لیے اسلامیات کے بجائے اخلاقیات کا مضمون مختص کیا گیا۔

۶) احترام رمضان آرڈیننس: 1981ء میں صدر جنرل ضیاء الحق نے احترام رمضان کے حوالے سے ایک آرڈیننس جاری کیا۔ اس آرڈیننس کے رو سے رمضان المبارک کے اوقات میں سرعام تمباکو نوشی اور کھانے پینے کی ممانعت کی گئی۔ خلاف ورزی کرنے والے کو تین ماہ قید یا جرمانہ

یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

۷) **وفاقی محتسب:** جنرل ضیاء الحق نے وفاقی محتسب کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو غیر جانبدار اور غیر سیاسی ہے۔ اس کی میعاد چار سال ہے۔ اگر کوئی شہری کسی سرکاری محکمے یا افسر کے غلط کارروائی سے متاثر ہوا ہو تو وہ اس ادارے میں اپنے شکایات داخل کرواسکتا ہے۔

۸) **مجلس شوریٰ کا قیام:** نفاذ اسلام اور اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے جنرل ضیاء الحق نے دسمبر 1981ء میں مجلس شوریٰ قائم کیا ہے جو 50 ارکان پر مشتمل ہے۔

۹) **بلاسود بنکاری:** اقتصادی نظام کو سود کی لعنت سے پاک کرنے کے لیے صدر جنرل ضیاء الحق نے بعض اقدامات کیے جس کے تحت بینکوں میں بلاسود بنکاری متعارف کرایا گیا۔

سوال 4: بینظیر بھٹو کے حکومت کے دونوں ادوار پر نوٹ لکھیں؟

جواب: **پہلا دور:** 1988ء کے عام انتخابات میں پیپلز پارٹی نے کامیابی حاصل کی اور آئین کی روسے یکم دسمبر 1988ء کو صدر پاکستان نے قومی اسمبلی میں زیادہ نشستیں حاصل کرنے پر بے نظیر کو حکومت بنانے کی دعوت دی چنانچہ محترمہ بینظیر بھٹو نے بحیثیت وزیر اعظم اپنے عہدے کا حلف 2 دسمبر 1988ء کو اٹھایا۔ اقتدار سنبھالنے کے بعد بے نظیر حکومت نے اپنے پہلے دور میں درجہ ذیل اقدامات کیے۔

۱) امریکہ اور روس کے ساتھ بہتر تعلقات کے لیے کوشش کی گئی۔
۲) تیسری دنیا کے مفادات اور حقوق کی حفاظت کی۔
۳) ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی کوشش کی۔
۴) ایم۔ کیو۔ ایم کے ساتھ معاہدہ کیا۔
۵) پریس کے آزادی کے لیے ریڈیو اور ٹیلی وژن خود مختار ادارے بنائے۔
۶) جیلوں میں بند سیاسی قیدیوں کو رہائی بخشی۔

۷) مزدور یونین بحال کیے۔
۸) پاکستان کے ایٹمی تنصیبات کے تحفظ کے لیے بھارت سے معاہدہ کیا۔
۹) عوام کے فلاح و بہبود کے لیے پشاور میں پیپلز ورکس پروگرام کا آغاز کیا۔

بینظیر بھٹو کا یہ پہلا دور تھا اس دور کو صدر پاکستان غلام اسحاق نے 16 اگست 1990ء کو برطرف کر کے ختم کر دیا۔

دوسرا دور: 1993ء کے عام انتخابات میں کامیابی کے بعد 19 اکتوبر 1993ء کو بے نظیر بھٹو نے دوسری مرتبہ وزیر اعظم کے عہدے کا حلف اٹھایا۔ بے نظیر حکومت کے دوسرے دور میں درجہ ذیل قدم اٹھائیں۔

۱) بے روزگاری میں کمی کے لیے کوشش کی۔
۲) خواندگی میں اضافہ کے لیے اقدامات کیے۔
۳) لوڈشیڈنگ کے خاتمہ کے لیے کوشش کی۔
۴) صحت کے بنادی سہولتیں لوگوں کو فراہم کیے۔
۵) منشیات کے روک تھام کے لیے اقدامات کیے۔
۶) جرائم اور دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی۔
۷) تعلیم کو خاص اہمیت دی۔
۸) قومی وسائل کو ترقی دی۔

بے نظیر کے دوسرے دور کو صدر پاکستان فاروق لغاری نے 5 نومبر 1996ء کو ختم کیا۔

سوال ۵: نواز شریف کے پہلے دور حکومت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نواز شریف کا پہلا دور حکومت 6 نومبر 1990ء سے شروع ہوا۔ نواز شریف جب پہلی دفعہ وزیر اعظم پاکستان بنے تو آپ نے درجہ ذیل اقدامات کیے۔

۱) وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان اقوام کے تقسیم کے لیے قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کا اعلان کیا۔

۲) دریائے سندھ کے پانی کے تقسیم کے مسئلے پر چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ نے ایک معاہدے پر دستخط کیے اور IRSA کے قیام کا فیصلہ کیا۔

۳) اقتصادی ترقی کے لیے 22 جنوری 1991ء کو نجکاری کمیشن قائم کیا۔

۴) ملکی برآمدات میں 12 فیصد تک اضافہ کیا۔

۵) غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔

۶) زراعت کے ترقی کے لیے کاشتکاروں اور کسانوں کی مالی مدد کی۔

۷) 1991ء میں شریعت بل پاس کیا۔

۸) بیت المال قائم کیا۔

۹) بے روزگاری کے خاتمہ کے لیے خود روزگار سکیم کا اعلان کیا۔

۱۰) ملازمین کے خوشحالی کے لیے لیبر پالیسی کا اعلان کیا۔

۱۱) لاہور اور اسلام آباد کے ٹریفک مسائل کو حل کرنے کے لیے موٹروے کا منصوبہ بنایا۔

۱۲) خود انحصاری سیم کے تحت پبلک ٹرانسپورٹ پروگرام شروع کیا۔

نواز شریف کے اس دور کو صدر غلام اسحاق نے 18 اپریل 1993ء کو اسمبلیاں توڑ کر ختم کیا۔

سوال 6: جنرل پرویز مشرف کے دور حکومت پر مفصل نوٹ لکھیں؟

جواب: جنرل پرویز مشرف نے وزیر اعظم نواز شریف کو برطرف کر دیا اور 12 اکتوبر 1999ء کو حکومت کی باگ دوڑ سنبھالا۔ جنرل پرویز مشرف نے اپنے دور حکومت میں درجہ ذیل اقدامات کیے۔

۱) **مقامی حکومتیں:** اختیارات کو نچلی سطح پر منتقل کرنے کے لیے جنرل پرویز مشرف نے مقامی حکومتیں متعارف کروائے اور 23 مارچ 2000ء کو مرحلہ وار بلدیاتی انتخابات کرنے کا جامع منصوبہ بنایا۔ قومی تعمیر نو بیورو (NRB) قائم کیا۔ بلدیاتی انتخابات کا آغاز دسمبر 2000ء میں کیا اور جولائی 2001ء میں اپنے اختتام کو پہنچا۔ گاؤں کے سطح پر یونین کونسل اور تحصیل کے سطح پر تحصیل کونسل اور ضلع کے سطح پر یہ ضلع کونسل متعارف کرائے۔ ہر کونسل میں ایک ناظم اور ایک نائب ناظم کا عہدہ رکھا۔ ہر کونسل میں کسانوں، مزدوروں اور محنت کشوں کے لیے نشستیں مقرر کیے۔ ہر کونسل کو مقامی سطح پر اختیارات دیے۔ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کا عہدہ ختم کیا اور ڈویژن بھی توڑ دیے۔ ضلعی پولیس کا سربراہ اور ڈی سی او ضلع ناظم کے ماتحت بنا دیئے۔

۲) **لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2005ء:** جون 2005ء میں بلدیاتی نظام کی میعاد پوری ہو گئی تو اس نظام میں بہتری کے غرض سے نئے بلدیاتی انتخابات سے پہلے صوبائی اسمبلی کے مشاورت سے اس میں ترامیم کر دی جس کے بعد نیا لوکل گورنمنٹ آرڈیننس جاری کیا گیا۔ اس آرڈیننس کے تحت یونین کونسل کے اراکین اور کونسلروں کی تعداد 21 سے 13 کر دی گئیں۔

۳) **صدارتی ریفرنڈم:** 30 اپریل 2002ء کو الیکشن کمیشن نے صدارتی ریفرنڈم کرانے کا اعلان کیا۔ حزب اختلاف نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر دی۔ جسے سپریم کورٹ نے مسترد کر دیا اور 30 اپریل 2002ء کو صدارتی ریفرنڈم ہوا اور پرویز مشرف بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر صدر پاکستان بن گئے۔

۴) **لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) 2002ء:** چیف ایگزیکٹو پرویز مشرف نے 21 اگست 2002ء کو لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا۔ اس آرڈر کے تحت صدر قومی اسمبلی میں اکثریتی پارٹی کو اپنے ایک نمائندے کو وزیر اعظم کی نامزدگی کے لیے دعوت دے گا اور صوبائی گورنر صوبائی اسمبلیوں کی اکثریتی پارٹیوں کو وزیر اعلیٰ کا عہدہ سنبھالنے کی دعوت دے گی۔ اس آرڈر کے

روسے صدر آئین میں ترمیم کر سکتا ہے اور ترمیم کا یہ آرڈر کسی بھی کورٹ میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا اس کے علاوہ قومی اسمبلی کے نشستوں کے لیے اعلان بھی کیا گیا۔

۵) 2002ء کے عام انتخابات: 10 اکتوبر 2002ء کو عام انتخابات منعقد کرائے گئے ان انتخابات میں قومی اسمبلی کی جنرل نشستوں کی تعداد 272 تھی۔ ان انتخابات کے نتیجے میں قومی اسمبلی میں مسلم لیگ نے واضح اکثریت حاصل کی۔ پنجاب اسمبلی میں 130 نشستیں حاصل کیے۔ دوسری اکثریتی پارٹی پیپلز پارٹی تھی جبکہ تیسرے نمبر پر متحدہ مجلس عمل تھا۔ اس طرح پنجاب اور سندھ میں مسلم لیگ (ق) جبکہ صوبہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں متحدہ مجلس کی حکومتیں قائم ہو گئیں۔

۶) مشرف کی اعتدال پسندی: 11 ستمبر 2001ء میں جب امریکہ پر حملے ہوئے۔ ان حملوں کی ذمہ داری القاعدہ نے تسلیم کی۔ القاعدہ کی تنظیم اس وقت افغانستان میں تھی۔ چنانچہ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا۔ پاکستان کو بھی اُس وقت سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن مشرف حکومت نے امریکہ کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ساتھ دیا لیکن اس سے بدامنی اور پھیل گئی۔

۷) مشرف کی دور حکومت میں صنعت کاری اور نجکاری: عالمی بینک کے رپورٹ کے مطابق مشرف کے دور حکومت میں پاکستان کی معیشت میں 6.8% ترقی ہوئی جس کی وجہ صنعتی میدان میں ملکی اور غیر ملکی سرمایہ کاری ہے۔ مشرف نے 14 سے 17 نومبر 2000ء تک کراچی میں ایک عظیم الشان بین الاقوامی نمائش کا اہتمام کیا۔ دسمبر 2003ء میں بل گیٹس نے پاکستان میں سرمایہ کاری پر آمادگی ظاہر کی۔ مشرف کے دور میں بینکوں اور صنعتوں کی نجکاری کی وجہ سے 5 فیصد پاکستانی عوام غربت سے نکل کر درمیانے طبقے کا حصہ بن گئے۔